Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۲۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | جمعرات ۲۴ جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۱۳ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۱۳ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۳۲

اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے

"اگر جماعت دعاؤں میں مشغول رہے اور اللہ تعالےٰ سے غیبی امداد طلب کرتی رہے تو ایک تقریب اور کئی تقریبات کے راستے کھول دیتی ہے اور ایک ملک میں قبولیت اور کئی ملکوں میں مقبولیت کے سامان مہیّا کر دیا کرتی ہے۔ اس طرح ہمارے دروازے جن نئے میدانوں میں کھلتے ہیں۔ اور بہت سے دروازے اور میدانوں میں کھلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شرک یہی نہیں کہ بُتوں کی پوجا کی جاوے بلکہ سخت شرک اور بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بُت کو توڑنا ہوتا ہے۔ تم ذاتی محبت خریدو اور اپنے اندر وہ قلق وہ سوزش وہ گداز وہ رقّت پیدا کرو جو ایک عاشقِ صادق کے اندر ہوتی ہے۔ دیکھو کمزور ایمان جو طمع یا خوف کے سہارے پر کھڑا ہو وہ کام نہیں آتا۔ بہشت کی طمع یا دوزخ کا خوف وغیرہ امور پر اپنے ایمان کا تکیہ نہ لگاؤ بھلا کبھی کسی نے کوئی عاشق دیکھا ہے کہ وہ معشوق سے کہتا ہو کہ میں تو تجھ پر اس واسطے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں شے دیدے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو ایسی طبعی محبّت پیدا کرلو جیسے ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے۔ ماں کو نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیوں بچہ سے محبت کرتی ہے۔ اس میں ایک طبعی کشش اور ذاتی محبت ہوتی ہے۔

دیکھو اگر کسی ماں کا بچّہ گم ہو جاوے اور رات کا وقت ہو تو اسکی کیا حالت ہوتی ہے جوں جوں رات زیادہ ہوگی اور اندھیرا بڑھتا جاوے گا اسکی حالت دگرگوں ہوتی جاوے گی گویا زندہ ہی مر گئی ہے۔ مگر جب اچانک اس سے اس کا فرزند مل جاوے تو اسکی وہ حالت کیسی ہوتی ہے۔ ذرا مقابلہ کر کے تو دیکھو پس صرف ایسی محبت ذاتی اور کامل ایمان سے ہی انسان دارالامان میں پہنچ سکتا ہے۔ سارے رسول خدا تعالیٰ کو اس لئے پیارے نہ تھے کہ ان کو الہامات ہوتے تھے ان کے واسطے مکاشفات کے دروازے کھولے گئے ہیں یا نہیں بلکہ اُن کی ذاتی محبّت کی وجہ سے وہ ترقّی کرتے کرتے خدا کے معشوق اور محبوب بن گئے تھے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۵-۱۷۶)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے ایک عزیز مکرم ڈاکٹر لطیف احمد مبشر نے اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے بہاولپور کے میڈیکل کالج سے ایم بی ایس کے فائنل امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے اور گولڈ میڈل بھی حاصل ہوا ہے۔ اس کے علاوہ عزیز کو مزید دو گولڈ میڈل تفویض ہوئے ہیں۔ ایک دوبارہ میڈیکل کالج کی طرف سے اس اعزاز پر کہ گذشتہ پانچ سال کی تعلیم کے دوران جو سالانہ امتحان ہوتے رہے ہیں۔ ان میں حاصل کردہ نمبروں کی تعداد بھی عزیز کی سب طلباء سے زیادہ ہے اور تیسرا گولڈ میڈل اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا حضرت امام

باقی صفحہ ۷ پر

خدا تعالیٰ کی محبت پر اپنی تمام دنیاوی محبتوں کو قربان کردو

اقتباس از خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو

"کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور قوموں کی تاریخ پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے بدلے میں قربان کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ ہم بچے تھے تو یہ بات سُنی تھی کہ کسی کو سانپ زہریلا کاٹے تو وہ انگلی کاٹ دی جاوے تاکہ کل جسم زہریلے اثر سے محفوظ رہے۔ گویا انگلی کی قربانی تمام جسم کے بچاؤ کے لئے کی گئی۔

۲۔ اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا کوئی دوست آجاوے تو جو کچھ ہمارے پاس ہو اس کی خوشی کے لئے قربان کرنا پڑتا ہے۔ گھی، آٹا گوشت وغیرہ قیمتی اشیاء اس پیارے کے سامنے کوئی ہستی نہیں رکھتیں۔

۳۔ اس سے زیادہ عزیز ہو تو مرغے مرغیاں، حتیٰ کہ بھیڑیں اور بکرے قربان کئے جاتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر گائے اور اونٹ تک بھی عزیز مہمان کے لئے قربان کر دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ میں نے اپنی طب میں دیکھا ہے کہ وہ قومیں جو جائز نہیں سمجھتیں کہ کوئی جاندار قتل ہو وہ بھی اپنے زخموں کے کئی سینکڑوں کیڑوں کو مار کر اپنی جان پر قربان کر دیتی ہیں۔

۵۔ اس سے اُوپر چلیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ادنیٰ لوگوں کو اعلیٰ کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ مثلاً جمعدار ہیں آج عید کا دن ہے مگر ان کے سپرد بھی وہی کام ہے بلکہ صفائی کی زیادہ تاکید ہے گویا ادنیٰ کی خوشی اعلیٰ کی خوشی پر قربان ہوئی۔

۶۔ ہندو گئو رکشا بڑے جوش سے کرتے ہیں۔ لداخ کے ملک میں تو دُودھ تک نہیں پیتے کیونکہ یہ بچھڑوں کا حق ہے اور یہاں کے ہندو تو دھوکہ دے کر دُودھ لیتے ہیں۔ مگر پھر بھی اس سے اور اس کی اولاد سے سخت کام لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے کاموں کے لئے انہیں مار مار کر درست کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کی قربانی ہے۔

۷۔ ادنیٰ سپاہی اپنے افسر کے لئے اور وہ افسر اعلیٰ افسر کے لئے اور اعلیٰ افسر بادشاہ کے بدلے میں قربان ہوتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس فطرتی مسئلہ کو یہ قرار رکھا اور اس قربانی میں تعلیم دی کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان کیا جاوے۔

۸۔ محبت میں انسان بے اختیار ہوتا ہے مگر اس میں بھی قربانیوں کا ایک سلسلہ ہے چنانچہ محب بھی بتدریج محبوبوں کے مراتب رکھ کر ایک کو دوسرے پر قربان کرتا رہتا ہے۔ اپنا پیسہ یا جان محبوب ہے مگر دوسرے محبوب پر قربان کر دینے میں عذر نہیں۔ انسان کو مال کی محبت ہے۔ بی بی کی محبت ہے۔ بچوں کی محبت ہے یار و آشنا کی محبت امن وچین کی محبت ہے اللہ کی کتابوں، اللہ کے رسولوں سے محبت ہے۔ سچے علوم سے بھی محبت ہے۔ ان تمام محبتوں کے مراتب ہیں اور ادنیٰ کو اعلیٰ پر قربان کیا جاتا ہے۔"

(خطبہ عید الاضحیہ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ ر فتح ۱۳۶۹ ہش ۱۳ ر دسمبر ۱۹۹۰ء

نیا پینترہ

اگر خلیج کی صورتِ حال صرف خلیج ہی سے تعلق رکھتی اور اس کے اثرات دوسرے علاقوں تک نہ پہنچتے تب بھی بات تشویشناک تھی۔ آخر کسی علاقے میں امن و امان کے لئے جب وہیں فیصلے کئے جاسکیں تو غیروں کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلیج کی صورتِ حال سارے علاقے کیلئے خطرناک ہے اور اس سے آگے چل کر ساری دنیا کو پریشان کرنے والی بات ہے۔ جنگ ہوگی یا نہیں اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن جنگ کے بغیر بھی دنیا اس قدر متاثر ہو رہی ہے کہ جنگ کا تصوّر کر کے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔

لیکن اب صدر بُش کے بیانات بنیادی ضرورت سے بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔ بنیادی ضرورت تو یہ بتائی گئی تھی کہ کویت خالی کروانا ہے اور وہاں کی سابقہ حکومت کو بحال کرنا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو گذشتہ چار ماہ سے کہی جا رہی ہے۔ لیکن اب صدر بُش نے پینترہ بدل لیا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ کویت خالی کروانا کافی نہیں ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ عراق کے پاس کیمیکل ہتھیار ہیں یا نہیں۔ اور اگر ہیں تو کس قدر۔ اور اس کے علاوہ اس کے پاس اور کس کس قسم کا اسلحہ ہے۔ اور وہ کہاں کہاں حملہ کر سکتا ہے اور ان باتوں کے پیشِ نظر صدر بُش کا کہنا ہے کہ انکی فوجیں کویت خالی کروانے کے بعد بھی خلیج کے علاقہ میں رہیں گی اور عراق پر اور اس علاقے کے حالات پہ نظر رکھیں گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تنازعہ کے آغاز ہی میں فرمایا تھا کہ غیر ملکی فوجوں کو (خاص طور پہ امریکی فوجوں کو) خلیج کے علاقہ میں جانے کا بہانہ مل گیا ہے۔ یا انہوں نے از خود بہانہ بنا لیا ہے۔ یہ دراصل ان کے وہاں قیام کا آغاز ہے۔ اب یہ فوجیں وہاں سے آسانی سے نکالی نہ جا سکیں گی۔ یہ وہیں رہیں گی اور عرب ریاستوں کے سر پہ ان کے سربراہ بن کر بیٹھیں گی۔ حضور انور نے اس سلسلہ میں دنیا بھر کے سیاستدانوں کو نہائت مخلصانہ مشوروں سے نوازا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ بھی معلوم ہے کہ ان باتوں کو سُنے گا کوئی نہیں اور ان پر عمل بھی کوئی نہیں کرے گا۔

جہاں جہاں امریکی (اور اسکی اتحادی) فوجیں جا کر بیٹھ گئی ہیں وہاں سے ان کو نکالنے کی طاقت اگر ان علاقوں میں ہوتی تو وہ انہیں بلاتے ہی کیوں۔ حضور انور نے احمدیہ جماعت کے جملہ افراد سے دعا کے لئے فرمایا ہے۔ کیونکہ حالات زیادہ گمبھیر ہوتے جا رہے ہیں اور یہ ساری باتیں عرب ریاستوں اور مسلمانانِ عالم کو نقصان پہنچانے کا باعث ہیں۔

اَوروں کی طرف دیکھ مگر خود کو بھی پہچان
تُو اُن کی بُرائی سے نہ کر جان کو ہلکان
تجھ پہ ہے جو احسانِ خداوند، بہت ہے
اللہ کے انعام کو کمتر نہ کبھی جان

ابوالاقبال

سَر چھُپانے کا بندوبست تو ہے
شاخیں ننگی سہی درخت تو ہے

کیا عجب خود شناس بھی نِکلے
قاتلِ شہر خود پرست تو ہے

مجھ کو ہنس کر بٹھا لے پاس اپنے
تیرے پہلُو میں اِک نشست تو ہے

راہ چلتوں پہ گر نہ جائے کہیں
دل کی دیوار لخت لخت تو ہے

دوستوں سے یہ دوستوں کا گریز
عہد و آئین کی شکست تو ہے

تم سُناتے ہو بار بار جسے
میری اپنی ہی سرگذشت تو ہے

جس کو کہتے ہیں عالمِ بالا
طائرِ جاں کی ایک جَست تو ہے

ان کے ہاں بھی بقدرِ ظرف و مذاق
امتیازِ بلند و پَست تو ہے

یہ بھی آخر گزر ہی جائے گی
مرحلہ زندگی کا سخت تو ہے

ایک دِن یار تک بھی پہنچے گا
ذکرِ مضطر کا دَشت دَشت تو ہے

چوہدری محمد علی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
”دعا کرانے والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ جہاں تک ممکن ہو تم اپنے آپ کو درست کرو اور یہ یقیناً سمجھ لو کہ انسان کا پرستار کبھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔“ ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

پاکستان میں سائنس

گزشتہ ۸ روز قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کی پاکستان ایسوسی ایشن آف پیتھالوجسٹ نے اپنی ۱۴ویں سالانہ کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں کہوٹہ کی ریسرچ لیبارٹریز کے ڈائریکٹر جو پاکستان کے نیوکلیئر سائنٹسٹ ہیں۔ نے کہا کہ سائنس کے بغیر پاکستان ایک پسماندہ ملک رہے گا اور اس طرح ہمیشہ ترقی یافتہ ممالک کا دست نگر رہنے کے سوا اسے کوئی چارہ نہیں ہوگا اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس حالت میں پاکستان کو دوسرے ترقی یافتہ ممالک جسطرح چاہیں گے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کریں گے۔ اور اپنی شرائط پر اس سے معاہدے کریں گے۔ ان کے اپنے مفادات ہمیشہ مدنظر رہیں گے اور پاکستان کمزوری کی وجہ سے اپنی کوئی بات نہیں منوا سکے گا۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سائنس عمومی طور پر اور بنیادی سائنس خصوصی طور پر پاکستان میں غفلت کا شکار رہی ہے۔

پاکستانی باشندوں کے متعلق بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اکثر ایسے پیشے اور ایسی نوکریاں اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن میں وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہیں اور زیادہ روپیہ کما سکیں اور اقتصادی طور پر اپنے آپ کو بہتر بنا سکیں۔ انہیں عام طور پر اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ ملک کو سائنسی علوم کی کس قدر شدید ضرورت ہے اور کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ باوجود اسکے کہ پاکستان کی آبادی ۱۱ کروڑ ہے ہم نے صرف چند ایک پی۔ ایچ۔ ڈی پیدا کئے ہیں۔ جبکہ دوسرے کئی ممالک جن کی آبادی ہم سے بہت کم ہے ہم سے خاصی زیادہ تعداد میں انکے ہاں پی ایچ ڈی موجود ہیں۔

ڈائریکٹر موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ ہم سبکو مل جل کر سائنسی علوم کے حصول کی طرف ملکی توجہ کو پھیرنا چاہیئے۔ اور اسکے کیلئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ حکومت کو سائنسی علوم کے حصول کے لئے زیادہ فنڈ مہیا کرنے چاہئیں آپ نے پاکستان ایسوسی ایشن آف پیتھالوجسٹس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایسوسی ایشن تحقیق کے میدان میں خاصی آگے بڑھ رہی ہے اور نوجوان پیتھالوجسٹس کو موقع دیتی ہے کہ وہ ایسی کانفرنسوں میں اپنے مقالے پیش کریں۔ آپ نے پی۔ اے پی کو اس بات پر بھی مبارکباد دی کہ اس نے ایک پاکستان جرنل آف پیتھالوجی شائع کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ جسمیں نہایت اعلیٰ معیار کے مقالے شائع ہوتے ہیں۔ اس تقریب پر ڈائریکٹر موصوف نے لائف ممبرز کو گولڈ میڈل اور دوسرے زیادہ بہتر کام کرنیوالے پیتھالوجسٹوں کو شیلڈیں دیں اپنی طرف سے انہوں نے ایک لاکھ روپے کے عطیئے کا اعلان کیا۔ اسکے بعد انہوں نے ایک نمائش کا افتتاح بھی کیا۔ جس میں سائنس کے متعلق اشیاء رکھی گئیں تھیں۔ اس سے قبل پروفیسر ڈاکٹر اقبال احمد خان جو قائد اعظم میڈیکل کالج کے پرنسپل ہیں نے ڈائریکٹر موصوف کو داد و تحسین پیش کی۔ پروفیسر خان نے کہا کہ ملک ڈائریکٹر موصوف کا ممنون ہے کہ انہوں نے دشمن کو فاصلے پر رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔

کانفرنس کے انعقاد کی اغراض بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے پیتھالوجسٹس کو اس بات کا علم ہو کہ اس میدان میں تحقیقات میں کیا کیا نئے نکات پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے حکومت سے استدعا کی کہ وہ ایسے کاموں کیلئے زیادہ فنڈز مہیا کرے۔ پی۔ اے۔ پی کے صدر میجر جنرل افتخار اے ملک نے کہا کہ پی اے پی کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ طبی چھاپہ مہیا کرے اور یہ بھی ہماری خواہش ہے کہ ہم پیتھالوجسٹس کیلئے ایک کالج قائم کریں اور وہاں ایک اچھی خاصی طبی لیبارٹری بھی موجود ہو تاکہ ہم تدریس بھی کر سکیں اور تربیت کا کام بھی یہیں ہو سکے۔

چینی وفد ٹیکسلا میں

چین کی عوامی، سیاسی مشاورتی کانفرنس کے وفد کے لیڈر مسٹر وانگ ریونہانگ (WANG REWZHONG) نے ٹیکسلا میں ایک مکینیکل کمپلکس کا معائنہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی تاریخ کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہے۔ یہ مضبوط ہے اور مستحکم ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور چین کے درمیان مختلف شعبوں میں جو باہمی تعاون کیا جا رہا ہے وہ آئندہ مزید فروغ پائے گا۔ کمپلکس چین کے تعاون سے تیار کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ چین اور پاکستان کی دوستی کی ایک واضح علامت ہے۔ مسٹر وانگ نے پاکستانی ماہرین کی تعریف کی کہ وہ نہایت لگن کے ساتھ اور محنت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

اس چینی وفد کو مکینیکل کمپلکس کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے کمپلکس کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اور اس بات کی انہوں نے نقشے اور تصویری سلائیڈز سے مدد لی۔ انہوں نے بتایا کہ سال رواں میں اس کمپلکس نے ۳۰ ملین روپے نفع کمایا ہے بعد ازاں وفد کے اراکین کمپلکس کے ان حصوں میں بھی گئے جہاں مشینوں کے پرزے جوڑ کر مشینیں بنائی جاتی ہیں اور جہاں اس کی ایک ذیلی دکان بھی ہے۔ انہوں نے کھل کر اس بات کا اظہار کیا کہ کمپلکس کے ذریعے جو کوششیں کی جارہی ہیں۔ ان سے بہت متاثر ہیں۔ اس کمپلکس کو ہیوی انجنیئرنگ کے شعبے میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس سے قبل وفد نے ٹیکسلا دیکھنے کے لئے کچھ وقت ٹیکسلا میں قیام کیا اور میوزیم کے مختلف حصوں میں گئے۔ میوزیم کے منتظمین نے وفد کے اراکین کو مختلف اشیاء اور ان کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ پرانے زمانے کی اشیاء دیکھ کر وفد کے اراکین نے خاصی دلچسپی لی۔

جاسوسی طیارے

جاسوسی کے خلائی طیارے سرد جنگ کو سرد رکھنے میں خاصی مدد دیتے ہیں لیکن یہ تو امن کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر کہیں جنگ چھڑ جائے تو ان سے جو توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں انکا پورا ہونا ناممکن بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بعض تجربہ کار سائنس دان کہتے ہیں کہ سٹیلائٹ اتنا کچھ نہیں بتاتے جتنا کہ انہیں بتانا چاہیئے۔ مثلاً وہ خلیج ہی کے تنازعے کو لیتے ہیں اگر وہاں جنگ چھڑ جائے تو امریکہ کے پاس خاصی تعداد میں جاسوسی طیارے ہیں جنہیں وہ فوج میں کام پر لگا سکتے ہیں تاکہ وہ اس سارے علاقے پر نظر رکھیں اور اعداد و شمار اس رنگ میں جمع کریں جس طرح انسان محض اپنی ذاتی کوششوں سے ہرگز نہیں کر سکتا۔ پھر ان اعداد و شمار کو صحیح طریق پر تجزیہ کے ماتحت لائیں اور ضرورت کے مطابق اسے تقسیم کریں۔ اس سلسلے میں جو حقیقی ضرورت ہے وہ جاسوسی سیارے پوری نہیں کر سکیں گے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ خاصے کامیاب سمجھے جاتے رہے ہیں لیکن امن کے دنوں میں انکی کامیابی اور جنگ کے دنوں میں انکی کارکردگی میں خاصا فرق ہے۔ جنگ میں ہر منٹ اور ہر ساعت کی خبر لانا ضروری ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ عراقی کیا کر رہے ہیں۔ انکا موجودہ قدم کس طرف جا رہا ہے اور اسکے بعد وہ کس سمت میں قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ جعفری رچل سائی (JEFFRY RICHEL SOI) جو خلائی جاسوسی کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ اگر جنگ ہوئی تو فوج کے کمانڈر زیادہ مطالبات کریں گے۔ اگرچہ یہ جہاز اعداد و شمار پڑھ سکتے ہیں۔ کسی کار کی لائسنس پلیٹ بھی پڑھی جا سکتی ہے اور نیم پلیٹ (NAME PLATE) سینکڑوں میلوں کے فاصلے سے پڑھی جا سکتی ہے۔ پلیٹ تو وہ دیکھ سکتے ہیں لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ کسی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اخبار کی سرخی پڑھنا چاہیں تو وہ نہیں پڑھ سکیں گے۔ البتہ اخبار کے ٹائپ سے یہ معلوم کر سکیں گے کہ کونسا اخبار ہے۔ اور یہ بات بھی ہے کہ نئی ٹیکنالوجی کے حصول کی وجہ سے وہ اندھیرے میں بھی ایسی باتیں معلوم کر سکتے ہیں۔ ان خلائی طیاروں سے یہ ممکن نہ ہو سکے گا کہ وہ یہ معلوم کریں کہ غیر عراقی کس کس جگہ پر یرغمال کے طور پر رکھے ہوئے ہیں۔ یا عراقی لیڈر صدام حسین کیا سوچ رہے ہیں۔ بعض سیارے ایسے بھی ہیں جو اصلی اور ڈمی ٹینکوں کو پہچان سکتے ہیں اور وہ ڈھکے ہوئے بھی ہوں تو انہیں پتہ چل جاتا ہے کہ یہ اصلی ٹینک ہیں یا یونہی دکھاوے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اسوقت جو معلومات حاصل کی جارہی ہیں وہ بے شک ان سے تو زیادہ ہیں جو پہلے کسی جنگ میں بھی حاصل کی گئی ہوں لیکن موجودہ ضروریات کے لئے ناکافی ہیں۔ اور قارئین کو یہ معلوم کر کے حیرانگی ہو گی کہ جاسوسی کا یہ کام عراق کے خلاف گذشتہ جولائی سے شروع کیا جا چکا ہے اگرچہ جنگ تو ابھی شروع نہیں ہوئی لیکن جنگ کے شروع ہونے کے امکانات روز بروز بڑھ رہے ہیں اور اب یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ ہم کام بیسویں صدی کی طرح نہیں بلکہ ۲۱ ویں صدی کی طرح کر رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ امریکہ، سوویت یونین اور چین کے پاس ایسے سیارے تھے جو سپر پاورز کی اسلحہ کی پابندیوں کی خلاف ورزیوں کے متعلق جاسوسی کے ذریعے معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ گذشتہ دس پندرہ سال سے ایسے سیاروں کو باقاعدہ فوجی ساز و سامان میں شامل کر لیا گیا ہے اور ان سے لبنان، گرینیڈا، فاک لینڈ کے جزائر، پانامہ اور ایران عراق جنگ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام لیا جاتا رہا ہے - لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ اتنے وسیع پیمانے پر عراق کے خلاف انکو استعمال کیا جانے لگا ہے - جولائی میں انکے ذریعے عراقی ساز و سامان کے متعلق خاص طور پر وہ جو کویت کی سرحدوں پر جمع کیا گیا تھا معلومات حاصل کی گئیں لیکن پتہ صرف اس وقت چلا جب عراق نے اپنی فوجوں کو آگے بڑھا دیا تھا یعنی حملے سے صرف ایک یا دو دن پہلے ان سے جو معلومات حاصل کی جاتی ہیں وہ جنگی میدان میں کمانڈروں کو بغیر کسی تاخیر کے پہنچائی جا سکتی ہیں بعض اوقات چند منٹوں میں اور بعض اوقات چند گھنٹوں میں اور انکی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے -

پٹرول کے وزراء

کچھ باتیں تو ظاہر و باہر ہوتی ہیں - اور کچھ پس منظر میں اس طرح چھپی ہوئی ہوتی ہیں کہ عام حالات میں پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کس بات کے نتیجے میں نمایاں ہوئی ہیں - عراق نے کویت پر حملہ کر کے کویت کو اپنے ساتھ ضم کر لیا ہے اور اسکے مختلف نتیجے نکلنے شروع ہوئے ہیں - ایک نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ خلیج میں سفارت کاروں کا خیال ہے کہ سوویت یونین کی طرح یہاں بھی پیرا سٹرائیکا - یعنی اصلاحات کا پروگرام شروع ہو گیا ہے - کہا جا سکتا ہے کہ کویت کی شخصیت ختم کئے جانے سے دوسری ریاستوں کو بھی اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ان کی شخصیت کب تک قائم رہ سکے گی - کیونکہ ان ریاستوں میں تو سب سے زیادہ قابل قدر چیز پٹرول ہی ہے - اور جسکے ہاتھ میں پٹرول ہے وہی حقیقی طور پر ریاست کی پالیسیوں کا مالک ہے - اس لئے جو وزراء پٹرول کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ان کی آہستہ آہستہ تبدیلیاں ہونے لگی ہیں اور اسی کا نام عرب سفارت کاروں نے خلیج میں پیرا سٹرائیکا رکھ دیا ہے - مانع سعید الرقیبہ جو عرب متحدہ امارات کے وزیر تیل تھے کو حال ہی میں برطرف کیا گیا ہے - اور یہ بھی پیرا سٹرائیکا کا ایک حصہ سمجھا جاتا ہے - یعنی وہ اصلاحی اقدامات جو اب ضروری ہو گئے ہیں - ان کا ایک حصہ یہ ہے کہ مسٹر رقیبہ کو ان کے عہدے سے برطرف کیا گیا ہے - متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان نے حال ہی میں ایک اعلان کے ذریعے اپنی کابینہ میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں - جس میں رقیبہ کو وزیر تیل اور معدنیات کے عہدے سے ہٹا کر ان کی جگہ ایک خاصے غیر معروف یوسف بن عامر بن یوسف کو وزیر بنا دیا گیا ہے - اس کابینہ کے ۲۴ - اراکین ہیں اور اسی میں دو دیگر وزراء بھی تبدیل کئے گئے ہیں - اس کابینہ کی صدارت وائس پریذیڈنٹ شیخ مکتوم بن رشید المکتوم کرتے ہیں - محمد خلیفہ الکندی جو پبلک ورکس اور ہاؤسنگ کے وزیر تھے کی جگہ رکاب بن سعد بن رکاک کو وزیر مقرر کیا گیا ہے اور احمد بن حامد کی جگہ خلفان بن محمد الرومی کو اطلاعات اور ثقافت کا وزیر بنایا گیا ہے کہتے ہیں کہ کابینہ میں یہ تبدیلیاں شیخ زید اور شیخ مکتوم کے ساتھ ایک میٹنگ میں کی گئیں - اگرچہ ان تبدیلیوں کی کوئی وجوہات نہیں بتائی گئیں لیکن ایک سفارت کار جو اپنا نام بتانے کیلئے تیار نہیں ہے - نے کہا ہے بلکہ اصرار کے کے ساتھ کہا ہے کہ ضرورت اس بات کی تھی اور یہ متحدہ امارات کی ساتوں امارتوں نے یہ فیصلہ کیا کہ رقیبہ کو ہٹا کر کسی نوجوان کو ان کی جگہ متعین کرنا چاہیے تاکہ استحکام اور خوشحالی پر زور دیا جا سکے - اگرچہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ شیخ زید اور رقیبہ کے درمیان بھی اختلافات تھے - وہ بھی کابینہ میں تبدیلیوں کا باعث ہو گئے ہونگے - لیکن عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ مسٹر رقیبہ کی جگہ کسی نوجوان وزیر کو لانے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی - تاکہ نئے لوگ اور نئے خیالات کے ذریعے نئی تبدیلیوں کا مقابلہ کیا جا سکے - اور خلیجی تنازعے کے ختم ہونے کے بعد جو حالات پیدا ہونے والے ہیں ان کا مقابلہ کیا جا سکے - خلیج میں بہت سے وزراء خاصے لمبے عرصے سے وزارت پر متعین تھے - اور یوں لگتا تھا کہ ان کی تعیناتی عمر بھر کے لئے ہے - جسطرح اب رقیبہ کو وزارت تیل سے الگ کیا گیا ہے - اسی طرح سعودی عرب میں بھی تیل کے وزیر ڈاکٹر احمد ذکی یمنی کو ان کی وزارت سے الگ کیا گیا تھا - ان کے بھی تیل کے سلسلے میں شاہ فہد سے تعلقات ناخوشگوار ہو گئے تھے - ان دونوں نے یعنی رقیبہ اور یمنی نے ایک بہت لمبے عرصے تک وزارت تیل کو اپنے ہاتھ میں رکھا تھا - اور یہ دونوں اپنے حاکموں سے حالات کی ناخوشگواری کے پیش نظر الگ کئے گئے ہیں - مسٹر رقیبہ یورپ کے تعلیم یافتہ ہیں اور ۱۹۷۱ء میں ان کی تعیناتی کی گئی تھی اور وہ ۱۳ اقوام کی اوپیک کے تین دفعہ صدر رہ چکے ہیں - اور اتنا لمبا عرصہ کام کرنے کی وجہ سے وہ کئی دفعہ اوپیک کے دوسرے ممبروں سے جھگڑا بھی کرتے رہے ہیں - یمنی اور رقیبہ دونوں سخت مزاج ہیں اور اپنے آپ کو خاصے اونچے اور دوسروں سے بہتر سمجھتے ہیں - عراق نے رقیبہ پر جرح بھی کی تھی - اور اسی طرح کویت کے وزیر تیل پر بھی - کیونکہ ان دونوں نے اوپیک کی منظور کردہ مقدار سے زیادہ تیل پیدا کیا تھا -

گذشتہ ماہ عراق کے صدر صدام حسین نے اپنے وزیر تیل حسام عبدالرحیم شلبی کو وزارت سے الگ کر دیا تھا - اسی طرح کویتی حکومت نے بھی اپنے وزیر تیل شیخ علی خلیفہ الصباح کو اوپیک کی گذشتہ میٹنگ سے کچھ عرصہ پہلے ان کے عہدے سے الگ کر دیا تھا - اور اسوقت ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی تھی کہ عراق نے ان کے خلاف شکایت کی ہے اور متحدہ عرب امارات نے عراق کی سفارش کا ساتھ دیا ہے -

کینیڈا ـــــــ!

صبح کا وقت تھا دروازے پر دستک ہوئی میں نے دروازہ کھولا تو ایک نوجوان پوچھنے لگا آپ کا نام - میں نے نام بتایا تو وہ مسکرائے اور کہنے لگے ٹھیک جگہ پہنچا ہوں - آپ ہی سے بات کرنی ہے - ذرا بیٹھنے دیجئے انہیں بٹھایا گیا اور ان کی بات سنی گئی - کہنے لگے کہ آپ نے اخبار میں ایک شذرہ چھاپا ہے - کینیڈا چلو - میری خواہش ہے کینیڈا جانے کی - آپ مجھے کیا مشورہ دیں گے میں نے ان سے کہا کہ جو کچھ مجھے معلوم تھا وہ میں نے اپنے شذرہ میں لکھ دیا ہے اور یہ معلومات بھی میں نے ایک انگریزی اخبار سے حاصل کی ہیں اس خیال سے کہ شائد کوئی نوجوان کینیڈا جانا چاہتا ہو تو وہ کوشش کر دیکھے کیونکہ کینیڈا نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ نوجوان اِن کے ملک میں آئیں کمائیں اور انہیں ٹیکس دیں تو اگر کوئی نوجوان اس بات کے لئے تیار ہے تو شائد وہ یہ شذرہ پڑھ کر اس سے کسی حد تک رہنمائی حاصل کرے گا - اور کینیڈا جانے کے لئے کوشش کرے گا اس سے زیادہ مجھے کچھ علم نہیں ہے - وہ دوست میری یہ بات سُن کر چلے گئے - اب مجھے کہنا یہ ہے کہ واقعی جو کچھ مجھے ایک انگریزی اخبار سے پتہ چل سکا وُہ میں نے اپنے شذرے میں لکھ دیا ہے اس سے زیادہ نہ میں کچھ بتا سکتا ہوں نہ مجھے علم ہے -

خواتین کا حصہ

کہتے ہیں کہ خواتین دنیا کی آبادی کا نصف ہیں - اور جتنا کام مرد کرتے ہیں یعنی جتنے گھنٹے مرد اپنے کام میں صرف کرتے ہیں انکا ۲/۳ عورتیں کرتی ہیں اور دنیا کی جتنی آمدنی ہے اس کا انہیں ۱/۱۰ حصہ ملتا ہے اور جہاں تک جائیداد کا تعلق ہے انکے پاس صرف ایک فی صد ہے یہ اعداد و شمار اقوام متحدہ نے ایک تجزیے کے بعد پیش کئے ہیں - اور کہا ہے کہ ایک لمبے عرصے تک عورتوں کی طرف سے غفلت برتی گئی ہے اور صنعتی ممالک میں ترقی کے سلسلے میں عورتوں سے کوئی کام نہیں لیا گیا - خاص طور پر غریب ممالک کے لئے جو ترقیاتی پروگرام بنائے گئے ان میں بھی عورتوں کا کوئی حصہ نہیں تھا - اقوام متحدہ کی رپورٹ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بہبود کی متعدد سکیموں پر عمل ہونے کے بعد یہ ممکن ہو سکا کہ عورتیں بھی خاصی حد تک مددگار ثابت ہو سکتی ہیں اور ان سکیموں کی تکمیل کے لئے انہیں اپنے ساتھ ملا کر شانہ بشانہ چلانا نہایت ضروری ہے - ترقی پذیر ممالک میں بھی یہ نظریہ رائج کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ جب تک وہاں خواتین مردوں کے شانہ بشانہ مل کر کام نہ کریں ترقی کے امکانات بہت کم ہیں - رپورٹ میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہم سے غلطیاں ہوتی رہی ہیں اور اب ان غلطیوں کا ازالہ کیا جانا ضروری ہے - اب کچھ عرصے سے اس طرف توجہ دی جا رہی ہے اور مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں اور اب یہ کہا جا رہا ہے کہ ترقیاتی سکیموں کا نصف حصہ خواتین کے لئے ہونا چاہئے اور زیادہ تر یہ کام بھی انہی کے سپرد کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا - یہ بھی کہا گیا ہے کہ گذشتہ ایام میں جو سکیمیں کامیاب نہیں ہو سکیں انکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں صرف مردوں نے اپنے ہاتھ میں رکھا - انکے متعلق جو امور سکھانے کی ضرورت تھی وہ صرف مردوں کو سکھائے گئے اور اس بات کا خاص طور پر اہتمام کیا گیا کہ عورتوں کو ان امور میں آگے نہ آنے دیا جائے - لیکن اب تجربے نے یہ بتایا ہے کہ وہ سکیمیں جن میں عورتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان سے وہ تمام کام لئے جاتے ہیں - جو وہ کر سکتی ہیں اور ان سکیموں کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں زیادہ کامیاب رہتی ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

ڈاکٹر بشریٰ خان

مکرم میجر بشیر احمد خان آف مالیر کوٹلہ

میرے والد مکرم میجر بشیر احمد خان دو سال قبل ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات پر احمدیہ بیت الذکر ماڈل ٹاؤن لاہور میں جو قرار دادِ تعزیت پیش ہوئی اس میں یہ الفاظ شامل تھے۔ "خاندانی وجاہت کے باوجود انتہائی عجز و انکسار کے حامل تھے" بلاشبہ ان کی شخصیت کا نمایاں پہلو اُن کی حلیم طبیعت اور حد درجہ عجز و انکسار تھا۔ جب خط لکھتے تو دستخط سے پہلے اُحقرُ العباد لکھتے۔ اگر کوئی بچہ یا ملازم بھی ان سے ملنے ان کے کمرے میں جاتا تو بڑے پیار سے اٹھ کر اُسے ملتے اور ان کا ایک مخصوص انداز تھا کہ بڑے خلوص سے مسکرا کر اور جھک کر ملنے والے سے مصافحہ کرتے۔ اُن کی باتوں میں اتنی حلاوت تھی کہ نصیحت بھی کرتے تو اس پیرائے اور لہجے میں کہ سننے والے کی طبیعت پر ذرا بھی گراں نہ گزرتا بلکہ اُن کا مفہوم دلنشیں ہو جاتا تھا۔ جب میں چھوٹی تھی تو مجھے سونے سے پہلے اُن سے کہانی سننے کا بہت شوق تھا۔ اب مجھے یاد آتا ہے کہ وہ تمام تاریخی کہانیاں ہوتی تھیں جن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین اور صحابہؓ کے علاوہ مسلمان بادشاہوں اور میرے اپنے آبائی بزرگوں کے سبق آموز واقعات ہوتے تھے۔ اب جب میں سوچتی ہوں تو انکی فراست سمجھ میں آتی ہے۔ کیونکہ انہیں اخلاقی قدروں کو وہ اگر وعظ کے رنگ میں مجھے بتاتے تو شاید میرے دل پہ اُن کا اتنا گہرا اثر مرتب نہ ہوتا جو اُن بے ساختہ کہانیوں سے ہوا۔ ان کی شخصیت کی ہر دلعزیزی کا صحیح اندازہ مجھے ان کے جانے کے بعد ہوا۔ جب افسوس کرنے والوں میں ایسے لوگ جن کی میں اُن سے سرسری ملاقات سمجھتی تھی اس انداز میں اُن کا ذکر کرتے گویا سب سے زیادہ ملاطفت اُنہیں سے تھی۔ اس سے مجھے ایک مصرعہ یاد آگیا جو وہ پیار سے مجھے کبھی کبھار سناتے تھے۔

"لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش"

اولاد کا اکرام کرنے کا عملی نمونہ میں نے ان کی ذات میں دیکھا۔ اور یہ تکریم کا سلوک نہ صرف اپنے بچوں کے ساتھ بلکہ اوروں کے بچوں کے ساتھ اور اپنے بچوں کے آگے بچوں کے ساتھ بھی روا رکھتے تھے۔

کچھ دن ہوئے مجھے ان کی کتابوں میں ایک نوٹ بک ملی جس میں انہوں نے مختلف جماعتی موضوعات کی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے حوالوں اور اپنی فہم و فراست سے ایسے سائنٹفک انداز میں تشریح بیان کی ہے کہ پڑھ کر لطف آگیا اور جی چاہا کبھی اسے کتابی شکل میں شائع کرواؤں۔ دینی اور تاریخی کتب کا مطالعہ ان کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی تحقیق کے انداز میں لکھتے رہتے تھے۔ اپنی رجمنٹ کی تاریخ اور افغانستان میں ہونے والے واقعات کے متعلق انہوں نے دو کتب تحریر کیں جو ابھی شائع نہیں ہوئیں۔

ان کے عفو اور احسان کا نمونہ ایک واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ فوجی زندگی میں اُن کا ایک ماتحت جس کا بھائی ان سے ایک درجہ جونیئر تھا۔ یہ خیال کرتا تھا کہ یہ میرے بھائی کی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ اس نے اس حسد کی بناء پر ایک رات جب وہ اپنے خیمے میں سو رہے تھے، خیمے کو آگ لگا دی۔ خدا کے فضل سے اُن کی آنکھ کھل گئی اور وہ فوجی پکڑا بھی گیا۔ اگلی صبح وہ سخت خوفزدہ تھا کہ میں نے انکی زندگی پر حملہ کیا ہے خدا جانے مجھے اب کیا سزا دلوائیں گے۔ لیکن اُنھوں نے نہ صرف اسے معاف کر دیا بلکہ اس کے بھائی کی ترقی کا حکم بھی دے دیا۔

ان کی شجاعت کی ایک مثال جنگِ عظیم دوم میں برما فرنٹ پر انتہائی خطرے کی حالت میں ان کا تنہا سی تینگ SITTANG نامی پُل کو بارودی سرنگ کے ذریعے تباہ کرنا تھا۔ اس معرکے کی وجہ سے فوج بہت ہی بھاری جانی نقصان سے بچ گئی۔ ان کے اس معرکے کے اعتراف میں حال ہی میں بھی انگریز مؤرخین نے انھیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور اُن کتابوں کی کاپیاں انھیں ذاتی طور پر بھجوائیں جن میں ان کے اس کارنامے کا ذکر تھا۔

آخری سالوں میں اُن کی سانس کی تکلیف بہت بڑھ گئی تھی اس کے باوجود انصار اللہ کی سرگرمیوں میں مصروفِ عمل رہتے تھے۔ اپنی سانس کی شدید تکلیف کو جس صبر اور بہادری سے اُنھوں نے برداشت کیا وہ ایسے ہی تھا گویا ایک بہادر سپاہی اپنی آخری جنگ سر اونچا کر کے لڑ رہا ہو۔ ایک بار جبکہ تقریباً ساری رات سانس کی تکلیف کی وجہ سے جاگتے رہے تھے۔ صبح کو طبیعت دریافت کرنے پر مسکرا کر ہلکے مزاح کے انداز میں کہنے لگے کہ سب ٹھیک ٹھاک ہے بس صرف سانس نہیں آتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے بچوں کو ان کے اخلاقِ حسنہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صوفی محمد اسحق

مکرمہ ایمنہ بی بی

میری عم زاد ہمشیرہ محترمہ ایمنہ بی بی صاحبہ زوجہ مستری محمد لطیف صاحب آف کریم پارک راوی روڈ لاہور مورخہ ۷ اکتوبر کو علی الصبح ۲ بجے وفات پا گئیں۔

موصوفہ مجھ سے تقریباً ۳ سال چھوٹی تھیں۔ یہ اور ان کا بھائی محمد صادق فورمین نصرت آرٹ پریس ربوہ دونوں بالکل صغر سنی کی حالت میں اپنی والدہ کی شفقت و محبت سے محروم ہو گئے جسکے بعد ان کے والد یعنی میرے چچا میاں امام الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی ضلع گجرانوالہ نے محض ان دو بچوں کی خاطر تاعمر دوسری شادی نہ کی اور ان کو پوری محنت اور محبت کے ساتھ پالا اور مناسب تعلیم دلائی۔ عزیزہ کے بالغ ہونے پر میرے چچا نے اسکی شادی مستری محمد لطیف صاحب ابن میاں غلام نبی صاحب آف بھاٹی گیٹ لاہور کے ساتھ کر دی وہ مسلسل کئی سال تک حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کی صدر لجنہ اماء اللہ رہیں اور بڑی محنت اور لگن کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیتی رہیں۔

موصوفہ کو کئی سال سے ضیق النفس کا عارضہ تھا اور چند سال قبل پتہ کا اپریشن بھی کروانا پڑا لیکن ان تمام تکالیف کے باوجود وہ بڑی شاکرہ و صابرہ تھیں نماز کی بڑی پابند تھیں اور مہمان نوازی کے خلق سے بھی متصف تھیں۔ خدا کے فضل سے انہوں نے اپنے سب بچوں اور بچیوں کی شادیاں اپنی عین حیات ہی میں کر دیں۔ سب بچے بفضلہ تعالیٰ برسرِ روزگار اور صاحبِ اولاد ہیں۔ سب سے چھوٹا بچہ عزیزم غلام مصطفیٰ ایم۔ اے پشاور یونیورسٹی میں ریسرچ آفیسر ہے۔

آپ موصیہ تھیں اسلئے اسی روز شام کو ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور پھر اُنہیں بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوفہ کے درجات کو بلند کرے اور سب پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

مضمون نگار حضرات سے

تمام دوست جو ہمیں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ بعض مضامین بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بھی چھپ سکتے لیکن کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ نے کوشش کی اور الفضل سے دلی رابطہ کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اگر آپ مضمون ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخط لکھیں تو ہم آپ کے ممنون ہونگے۔ جس مضمون کی طرز تحریر کے پڑھنے میں دقت پیش آئے اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

(ادارہ)

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے شعبہ امداد طلبہ کے لئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحبِ حیثیت اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہِ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوّں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے اور انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور اس طرح آپ ہم سب کے لئے فخر کا باعث ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت فضل عمرؓ کی جو تقریر آپ کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ اس کی ایک اور قسط پیش کرتے ہیں۔ آپ کو یاد ہے نا ہم نے کہا تھا کہ جب یہ تقریر ختم ہو جائے گی تو آپ کا امتحان لیا جائے گا۔ اس لئے آپ یہ تقریر خوب غور سے پڑھیں جب ہمارے سوالات کے جواب دینے ہوں گے اس وقت آپ الفضل نہیں دیکھیں گے۔ جس طرح امتحان کے کمرہ میں کوئی کتاب یا نوٹ وغیرہ نہیں دیکھے جاتے بلکہ زبانی جواب دیئے جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی اگلی قسط

ایمان حضرت ابوبکرؓ

ان چاروں میں حضرت ابوبکرؓ کا ایمان لانا عجیب تر تھا۔ جس وقت آپ کو وحی ہوئی کہ آپ نبوت کا دعویٰ کریں اس وقت حضرت ابوبکرؓ مکہ کے ایک رئیس کے گھر بیٹھے تھے۔ اس رئیس کی لونڈی آئی اور اس نے بیان کیا کہ خدیجہ کو معلوم نہیں کہ کیا ہو گیا ہے؟ کہتی ہے کہ میرے خاوند اسی طرح کے نبی ہیں جس طرح حضرت موسیٰؑ تھے۔ لوگ تو اس خبر پر ہنسنے لگے اور اسی قسم کی باتیں کرنے والے کو پاگل قرار دینے لگے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے بہت گہری واقفیت رکھتے تھے۔ اسی وقت اٹھ کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئے اور پوچھا کہ آپ نے کوئی دعویٰ کیا ہے؟ آپؐ نے بتایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے اور شرک کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بغیر اس کے کہ کوئی اور سوال کرتے جواب دیا کہ مجھے اپنے باپ اور ماں کی قسم! کہ تو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور میں نہیں مان سکتا کہ تو خدا پر جھوٹ بولے گا۔ پس میں ایمان لاتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں اس کے بعد ابوبکرؓ نے ایسے نوجوانوں کو جمع کر کے جوان کی نیکی اور تقویٰ کے قائل تھے سمجھانا شروع کیا اور سات آدمی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے یہ سب نوجوان تھے جن کی عمر ۱۲ سال سے لے کر ۲۵ سال تک تھی۔

آغازِ مصائب

سچائی کو قبول کرنا آسان کام نہیں۔ مکہ کے لوگ جن کا گزارہ ہی بتوں کے معبودوں کی حفاظت اور مجاورت پر تھا وہ کب اس تعلیم کو برداشت کر سکتے تھے کہ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دی جائے؟ جو نہی ایمان لانے والوں کے رشتہ داروں کو معلوم ہوا کہ ایک ایسا مذہب مکہّ میں جاری ہوا ہے۔ اور ان کے عزیز اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ انہوں نے ان کو تکلیف دینی شروع کی۔ حضرت عثمانؓ کو ان کے چچا نے گھر میں باندھ کر قید کر دیا۔ اور کہا کہ جب تک اپنے خیالات سے توبہ نہ کرے میں نہیں چھوڑوں گا اور زبیر ایک اور مومن تھے جن کی عمر ۱۵ سال کے قریب تھی۔ ان کو ان کے رشتہ داروں نے قید کر لیا اور تکلیف دینے کے لئے جس جگہ ان کو بند کیا ہوا تھا۔ اس میں دھواں بھر دیتے تھے۔ مگر وہ اپنے ایمان پر پختہ رہے اور اپنی بات کو نہ چھوڑا۔ ایک اور نوجوان کی والدہ نے ایک اور نیا طریق نکالا۔ اس نے کھانا کھانا چھوڑ دیا اور کہا کہ جب تک تو اپنے آباؤ کی طرح عبادت نہیں کرے گا۔ میں کھانا نہیں کھاؤں گی۔ مگر اس نوجوان نے جواب دیا کہ دنیا کے ہر معاملے میں ماں باپ کی فرمانبرداری کروں گا۔ مگر خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ان کی نہیں مانوں گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہے۔ غرض سوائے ابوبکرؓ اور خدیجہؓ کے آپ پر ایمان لانے والے سب نوجوان تھے۔ جن کی عمریں ۱۵ سال سے لے کر ۲۵ سال تک کی تھیں۔ پس یوں کہنا چاہیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے بوجہ یتیم ہونے کے نہایت چھوٹی عمر سے اپنے لئے

باقی صـــ۸ پر

محمود احمد عاطف

لہُو کا تیل

کچھ روز قبل الفضل میں خون کی ارزانی و گرانی کے متعلق ایک مضمون نظر سے گزرا تو خیال آیا کہ خون کی تاریخ تو بہت پرانی ہے اور اتنا ہی طویل اس کی ارزانی و گرانی کا سلسلہ ہے۔ خون بے شک انسانی زندگی ہی کا دوسرا نام ہے لیکن انسان کہ جس کی رگوں میں خون دوڑ رہا ہے اور جس کے بل پر وہ اس خوبصورت دنیا کے حُسن سے لُطف اندوز ہو رہا ہے اُسی نے اس کی عظمت اور تقدّس کو پامال کیا۔ اُسے ارزاں کیا۔ تاریخِ انسانی پر نظر ڈالتے ہی ہمیں چنگیز خان۔ ہلاکو خان ہٹلر۔ سٹالن اور مسولینی جیسے جلاّد ملتے ہیں جنہوں نے طاقت کے نشے میں خون کی ندیاں بہا دیں اور اسے پانی سے بھی ارزاں کر دیا۔۔!

لیکن ٹھہریئے اس تصویر کا ایک اور رُخ بھی ہے اور یہی وہ رُخ ہے۔ یہی وہ تاریخ کے اوراق ہیں جہاں ہمیں وہ انسان ملتے ہیں۔ جنہوں نے اس کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے اور اپنی ملک و ملّت۔ اپنی اعلیٰ اقدار اور اپنی آزادی کے لئے اپنے خون کو پانی کی طرح بہا دیا جو اُن کے لئے آبِ حیات بنا اور جس نے اُنہیں حیاتِ جاوداں بخشی!

معرکۂ حق و باطل آج بھی جاری ہے۔ خون آج بھی بہہ رہا ہے۔ کہیں فلسطین کے مجاہد اپنی آزادی کے لئے برسرِ پیکار ہیں اور کہیں معصوم اور بے گناہ کشمیری اپنی وادیوں میں کھلے گلابوں کی آبیاری اپنے خون سے کر رہے ہیں۔ کہیں جنوبی افریقہ میں آزادی کے متوالے نسل پرستی کے مقابل پر اپنی شمع کو خون کے بل پر روشن کئے ہوئے ہیں اور کہیں افغانستان کے بلند و بالا پہاڑ باطل قوتوں کے سامنے سَر نہ جھکانے کے جُرم میں خون کا نذرانہ دے رہے ہیں۔ ان سب معرکوں میں خون بہانے والے سرفروش کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ کیا اُنہیں آزادی میں سانس لینے کا موقع ملے گا بھی یا نہیں بلکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اُن کا خوُن ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔ اور ضرور رنگ لائے گا اور وہ دن ضرور آئے گا جب اُن کی منزل ملے گی خواہ آنے والی نسلوں کو ہی ملے۔ بقول شاعر ؎

ہمارے بعد ہی خونِ شہیداں رنگ لائے گا\
یہی سُرخی بنے گی زیبِ عنواں ہم نہیں ہونگے

(عبدالمجید سالک)

ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنے شہیدوں کو یاد رکھیں۔ اُن سرفروشوں کو یاد رکھیں جن کی قربانیوں پر ہمارے وطن کی دیواریں اُستوار ہوئیں۔ جن کے باعث ہم آج ایک آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ یہ خون ہم پر ایک قرض ہے۔ جس کی ادائیگی ہم پر لازم ہے اور اس کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ ہم اُس مقصد کی خاطر جس کے لئے یہ خون بہایا گیا اپنی تمام قوتیں اور توانائیاں وقف کر دیں۔ یعنی اپنے اِس وطنِ عزیز کے لئے جدوجہد کریں۔ اس کی تعمیر و ترقی اور حفاظت کے لئے دل سے عہد کریں کہ ؎

گر دن نہ غم جو ضرورت پڑی تو ہم دیں گے\
لہُو کا تیل چراغوں میں ڈالنے کے لئے!!

مضمون نگار نے ایم بی بی ایس کا امتحان دیا ہوا ہے۔ کامیابی کی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○

محفل تو سرِ شام بہت خوب جمی ہے\
اس شہرِ طلسمات میں بس تیری کمی ہے

تارے بھی تھے خاموش فضا چیخ رہی تھی\
مَت پُوچھ کہ فرقت کی سزا کیسے کٹی ہے

ہر شہر پہ ہوتا ہے گماں شہر ہے اس کا\
ہر موڑ پہ لگتا ہے کہ یہ اُسکی گلی ہے

ساحل پہ کھڑا دُور تلک دیکھ رہا ہوں\
لہروں کے تلاطم میں بھی اک دُھوم مچی ہے

اِک آگ سی برپا ہے کہیں خانۂ دل میں\
ساون کی یہ برسات بھی اب کتنی کڑی ہے

فرید احمد ناصر

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری بشیر احمد صاحب مراد پوری سابق صدر جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب ماموں ضلع فیصل آباد بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم مرزا عبدالمالک صاحب آف فتح پور ضلع گجرات کی بائیں آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ۸، دسمبر کو ہوا ہے۔

○ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کی ہمشیرہ نصرت یاسمین کے گردہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ ایک گردہ نکال دیا گیا ہے مریضہ کی حالت ٹھیک نہیں۔

اعلان نکاح

○ محترمہ ڈاکٹر نگہت اقبال صاحبہ ایم بی بی ایس بنت مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب بٹ ایم بی بی ایس ابن خواجہ عبدالحمید صاحب بٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب نے بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا۔ عزیزہ موصوفہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب احمدی آف کپور تھلہ کی پوتی ہے۔

○ مکرم سعادت احمد صاحب خالد، کارکن دفتر وقف جدید ابن مکرم غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید کا نکاح عزیزہ امۃ القدوس فرحت صاحبہ بنت مکرم رانا محمد اعظم خان صاحب آف محلہ باب الابواب سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۹، نومبر ۹۰ء بروز سوموار بیت الحمد باب الابواب میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے بابرکت بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک خالد مسعود صاحب سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ ۸، اکتوبر ۹۰ء کو وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور تدفین کے بعد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے دعا کروائی۔

۱۷، اکتوبر ۹۰ء کو آپ کے والد محترم ملک محمد نذیر صاحب (آف منگٹیل) وفات پاگئے۔ آپ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ موصوف موصی تھے۔ نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی اور تدفین کے بعد محترم میر مسعود احمد صاحب نے دعا کروائی۔

○ محترمہ صفیہ نسیم صاحبہ اہلیہ قریشی فضل الرحمان صاحب ریٹائرڈ سارجنٹ پاکستان ایئر فورس مورخہ یکم دسمبر ۹۰ء کو حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں جنازہ کراچی سے ربوہ لایا گیا۔ بوقت وفات ان کی عمر ۵۹ سال تھی۔ وفات کے اگلے روز بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد سعید انصاری صاحب سابق مربی ملائیشیا نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل آف کلکتہ سابق مربی کی ہمشیرہ تھیں۔ اپنے پیچھے تین بیٹے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر شیر علی صاحب ابن مکرم شیخ محمد علی صاحب انبالوی آف منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ مورخہ ۳۰، نومبر ۹۰ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ ان کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ کچھ عرصہ سے وہ بوجہ بلڈ شوگر بیمار تھے۔ جنازہ ان کی بیگم صاحبہ جرمنی سے ساتھ لائیں۔ مورخہ ۶ دسمبر بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد عام قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف لندن جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد اپنی بیگم صاحبہ ایک بیٹی اور داماد کے ہمراہ جرمنی اپنے بیٹے سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے تھے اور وہاں پر ہی ہسپتال میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

افسوسناک حادثہ

○ عزیز مبارک احمد ابن مکرم عبدالحق صاحب ناصر آباد ربوہ مورخہ ۱۰، نومبر کو شام چھ بجے اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے سرگودھا روڈ پر احمد نگر کے قریب ٹریکٹر ٹرالی کے ساتھ حادثہ میں موقعہ پر ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔ اس المناک سانحہ کی خبر سنتے ہی اہل ربوہ اور اجتماع کے سلسلہ میں دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے احباب جماعت بڑی کثرت کے ساتھ موصوف کے والد کے مکان پر محلہ ناصر آباد پہنچ گئے اور صدمہ سے نڈھال خاندان کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کیا۔ مکرم عبدالحق صاحب نے بتایا ہے کہ انہیں کثرت سے تعزیتی خطوط بھی موصول ہوئے ہیں۔ وہ ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور عزیز مبارک احمد کی بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا کریں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ عنائت بیگم صاحبہ زوجہ شیخ نظام الدین صاحب آف لاہور نے کراچی سے ۱۹۷۴ء میں ۱۸، ریتی گنا روڈ لاہور کا پتہ لکھا کر وصیت کی تھی۔

وہ خود پڑھیں یا کوئی دوست جانتے ہوں تو نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اطلاع فرمائیں۔

بازیافتہ انگوٹھی

○ ایک انگوٹھی کالج روڈ نزد جامعہ احمدیہ سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو وہ دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

اعلان گمشدگی رسید بکس

پانچ عدد رسید بکس صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔

۱۔ ۲۹۸۵، مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۹، ناصر آباد ربوہ۔

۲۔ A ۱۱۱، مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۵۷ جماعت احمدیہ لاہور شہر۔

۳۔ A ۳۳۵ مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۸۳ جماعت احمدیہ لاہور شہر۔

۴۔ ۲۲۵۱۸، مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۴۶ جماعت احمدیہ چک ۳۷۵/TDA، لیہ۔

۵۔ A ۱۲۰۹، مستعمل شدہ رسید نمبر ۱ تا ۱۱، جماعت احمدیہ چک گ ب/۳۴۲، ٹوبہ ٹیک سنگھ سے گم ہوگئی ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان رسید بکوں کا علم ہو جائے تو نظارت مال آمد کو مطلع فرماویں۔ نیز ان رسید بکوں پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمائیں۔

ناظر مال آمد ربوہ

تصحیح

مورخہ ۴، دسمبر کے الفضل میں محترمہ عنائت بیگم صاحبہ مسل نمبر ۲۷۸۰۹، کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ محترمہ کی عمر ۶۵ سال ہے لیکن کتابت کی غلطی سے ۲۵ سال شائع ہو گئی ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

بقیہ: صا سے آگے

جماعت عالیہ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس نمایاں کامیابی کی خوشی میں عطا ہوگا۔

عزیز ڈاکٹر لطیف احمد بشیر صاحب مکرم بابو نور احمد صاحب سرہندی ریٹائرڈ محکمہ ریلوے کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ تینوں اعزاز ان کے لئے۔ ان کے خاندان کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک فرماوے۔

سید احسن اسمٰعیل صدیقی گوجرہ

وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں ضرور حصہ لیجئے

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳۔ مارچ ۱۹۶۶ء صہ ۲)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن وقف عارضی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: ص۶ سے آگے

راستہ بنانے کی مشق کی تھی۔ جب ان کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا تو اس وقت بھی آپ کے گرد نوجوان ہی آکر جمع ہوئے۔ پس اسلام اپنی ابتداء کے لحاظ سے نوجوانوں کا دین ہے۔

○ عزیزہ منصورہ خانم بنت مکرم عبدالوہاب صاحب جانگے چیمہ لکھتی ہیں۔

"میں حضور کو دعائیہ خط لکھتی ہوں۔ مجھے بزرگوں کے دعاؤں بھرے خط جمع کرنے کا بہت شوق ہے۔ کیا آپ دعاؤں سے بھرپور خط لکھیں گے۔"

ضرور لیکن الگ خط لکھنے کی بجائے یہ اچھا نہیں کہ ہم الفضل کے ذریعہ آپ کو خط لکھیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی احمدی بچی بنائے جیسی کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ احمدی بچوں کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن سے وہ خوش ہوتا ہے اور آپ بڑی ہو کر ایسے ایسے کام کریں جس سے ہر احمدی کا سر فخر سے اونچا ہو جائے۔

اچھا۔ خدا حافظ۔

○ ہم ہر روز بلکہ دن میں کئی کئی بار امریکہ کا لفظ سنتے اور پڑھتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ عام طور پر دیگر تمام اشیاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کی ماہیت جاننے کے باوجود یہ نہیں جانتے کہ وہ کس طرح اور کیوں معرض وجود میں آئیں۔ امریکہ کے متعلق عام لوگوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اس ملک کا نام امریکہ کس طرح پڑا۔ کہتے ہیں کہ ایک اطالوی سیلر تھا جو بحری جہازوں کے ذریعے تجارت کیا کرتا تھا۔ اس کا نام تھا امیریگو ویسپکی AMERIGO VESPUCCI اس کی ساری فیملی امیریگو کہلاتی تھی۔ چنانچہ اس کے نام کی بناء پر امریکہ کا نام امریکہ رکھا گیا۔

اب ایک دو لطیفے ہو جائیں۔

بوڑھے چوہدری صاحب نے مصنوعی دانتوں کا سیٹ لگوا رکھا تھا۔ ایک دفعہ انہیں تیز بخار ہو گیا تو ڈسپنسری سے ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب میں رات بھر سردی سے کانپتا رہا ہوں۔ بخار بھی ہو گیا ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے پوچھا "سخت سردی سے کانپنے پر دانت بھی بجتے رہے ہوں گے۔"

چوہدری بولے۔ "بجتے ہوں گے مجھے پتہ نہیں کیونکہ میں نے اتار کر الماری میں رکھے ہوئے تھے"

ایک چالاک دیہاتی شہر میں کسی پرائیویٹ مکینک سے بجلی کا کام سیکھنے گیا۔ پوچھنے لگا کہ کتنے مہینے میں کام سیکھ لوں گا؟ جواب ملا تین مہینے میں۔

دیہاتی۔ فیس کیا ہوگی۔

مکینک۔ پہلے مہینے سو روپے۔ دوسرے مہینے پچاس روپے اور تیسرے مہینے بھی پچاس روپے۔

دیہاتی نے کہا۔ "پھر میرا نام لکھ لیں۔ دوسرے مہینے آؤں گا۔"

تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کیا؟"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

احمدی جنتری ۱۹۹۱ء
۲۳۴۔ واقفین نو کیمرے کے روبرو
ایمان افروز و معنی خیز تحریریں
درجنوں مخلصین کی تصویریں
مرتب: شیخ عبدالماجد۔ لاہور
☆ افضل برادرز ربوہ ☆ احمدیہ ہال صدر کراچی
☆ مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
یورپ: ایک پونڈ۔ جرمن DM3 ۔ پاکستان 12 روپے

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کراچی کے لئے ۷ ارب ۲۷ کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ اسمیں سے ۴ ارب روپے پینے کے پانی کیلئے۔ ۲ ارب روپے ٹرانسپورٹ کیلئے ۱۵ کروڑ روپے کراچی کارپوریشن کے لئے، ۵ کروڑ روپے خواتین کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے اور ۱۲ کروڑ روپے لیاقت آباد چوک کے اوپر فلائی اوور کی تعمیر کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

○ پیپلز ڈیموکریٹک الائنس کی مرکزی رابطہ کمیٹی کا اجلاس ائیر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان کی صدارت میں ہوا۔ جسمیں نئے انتخابات کا مطالبہ کیا گیا۔ جو ججوں پر مشتمل غیر جانبدار حکومت کی زیر نگرانی کروائے جائیں۔ اجلاس میں احتساب کا یک طرفہ عمل روکنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

○ عالمی بنک خلیج کے بحران کی وجہ سے پاکستان کو امداد دے گا۔ اس مقصد کیلئے خصوصی نوعیت کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے صوابدیدی ترقیاتی فنڈ کا چوتھا حصہ آئی جے آئی کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف سارک کانفرنس کے دوران بھارت سے خفیہ معاہدہ کر آئے ہیں۔ انہوں نے بھارت میں مسلمانوں کی ہلاکت پر موجودہ حکومت کی خاموشی پر سخت تنقید کی۔

○ صدر اسحاق نے اپنے اور وزیر اعظم کے درمیان اختلافات کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ امریکی امداد کی بندش یا آئینی مسائل پر ان کا وزیر اعظم سے کوئی جھگڑا نہیں۔

○ پنجاب کے صوبائی وزیر تعلیم نے اعلان کیا ہے کہ تعلیمی اداروں کو نجی ملکیت میں واپس نہیں دیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے تین صوبوں آندھرا پردیش، اتر پردیش اور گجرات کے کئی شہروں میں صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔ اور انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ علی گڑھ میں ۶ افراد مارے گئے۔ آگ لگانے اور بھگدڑ کی وارداتیں ہوئیں۔ کان پور میں گھروں کی چھتوں سے فائرنگ کرنے اور بموں کے دھماکوں کی اطلاعات ملی ہیں۔ یہاں ۲۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ علی گڑھ، کان پور، میرٹھ اور بدایوں میں پہلے ہی سے کرفیو نافذ ہے۔ حیدر آباد جو اس صورت حال سے سب سے زیادہ متاثر ہے وہاں سکندر آباد کے علاقے میں ہندوؤں نے تین مسلمانوں کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا۔ اندرون شہر تین افراد ہلاک ہو گئے

○ روس نے خلیج کے بحران میں اپنے ملک کے کسی قسم کے فوجی کردار کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔

○ الجزائر کے صدر شاذلی بن جدید نے خلیج میں جنگ سے بچنے کیلئے نئی کوششوں کا آغاز کر دیا ہے۔ وہ عمان پہنچ گئے ہیں۔ وہ سعودی عرب اور عراق بھی جائیں گے۔ سعودی عرب نے انکے دورے کا خیر مقدم کیا ہے۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمیر نے کہا ہے کہ صدر بش نے ان کو یقین دہانی کروائی ہے کہ امریکہ خلیج میں کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گا جس سے اسرائیل پر زد پڑے۔

○ البانیہ نے جو سخت موقف رکھنے والے کمیونسٹ ملکوں میں اکیلا رہ گیا تھا ملک میں آزاد سیاسی جماعتوں کے قیام کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ طلبہ کے ہنگاموں کے بعد کیا گیا ہے۔

○ ایک عالمی سکواش مقابلے میں آسٹریلیا کے کرس ڈٹمار نے عالمی نمبر ون جان شیر خان کو ہرا دیا ہے۔

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد
اٹھرا۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس کا
علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
(رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔۴۳۱
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
برانچیں:۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ لاہور: جوہر ٹاؤن سکیم فیز I آخری سٹاپ بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد ممتاز مارکیٹ نیو کیمپس روڈ۔ چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
خواتین کے لئے انتظام کیساتھ